بھارت

پنجاب میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں

....

قانون کا جائز و ناجائز استعمال

....

خلاصہ

اے آئی۔ انڈکس
ASA 20/11/91
DISTR: SC/CO/GR/PO

۱۹۸۳ء میں جب سے آزاد سکھ ریاست کا مطالبہ کرنے والے مسلح سکھ اپوزیشن گروپ ابھرے ہیں پنجاب میں پولیس اور سکیورٹی فورسز نے ہزاروں افراد کو گرفتار کیا ہے۔ خصوصی قانون سازی کے ذریعے حاصل ہونے والے اختیارات کے تحت، جس میں عام قانونی تحفظات کو معطل کر دیا گیا ہے قیدیوں کو مقدمہ چلائے بغیر مہینوں یا برسوں نظر بند رکھا جاتا ہے اور دوران تفتیش تشدد کی رپورٹیں (اطلاعات) بھی عام ہیں۔ کچھ افراد کی گرفتاری اور نظر بندی کی ہفتوں یا مہینوں تصدیق نہیں کی جاتی۔ درجنوں افراد بس "لاپتہ" ہوگئے اور سکیورٹی فورسز نے یہ تسلیم کرنے سے انکار کر دیا کہ انہیں کبھی گرفتار کیا گیا تھا۔ خدشہ ہے کہ ان میں بہت سے لوگوں کو حراست کے دوران ہلاک کر دیا گیا۔

گو ریاست میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کی اطلاعات کی تصدیق کرنے کے لئے ایمنسٹی انٹرنیشنل کو پنجاب جانے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا گیا لیکن ایسی اطلاعات متواتر مل رہی ہیں اور تنظیم نے ان کیسوں (معاملات) کو شائع کرنے کا فیصلہ کیا ہے جن کی کافی دستاویزی شہادتیں موجود ہیں۔ یہ شہادتیں نشانہ بننے والوں اور ان کے رشتہ داروں کے حلفیہ بیانات، عدالتوں کے ریکارڈز اور عدالتی تحقیقات، شہری آزادیوں کے گروپوں اور بھارتی ذرائع ابلاغ کی رپورٹوں سے اخذ کی گئی ہیں۔ سرکاری حکام نے اس رپورٹ میں بیان کئے جانے والے مخصوص کیسوں (معاملات) کی تصدیق کرنے یا ان پر تبصرہ کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

پنجاب میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں مسلح سکھ گروپوں کی طرف سے بڑے پیمانے پر تشدد کے سیاق و سباق میں ہوئی ہیں اس تشدد میں سینکڑوں پولیس والوں اور دیگر حکام کی ہلاکت، یرغمال بنانے کے واقعات، سیاستدانوں اور دیگر سکھ اور ہندو شہریوں کا قتل شامل ہے۔

اس رپورٹ میں بیان کی گئی گرفتاریوں، نظربندیوں، تشدد اور گمشدگی، کا ایک واضح نمونہ ابھر کر سامنے آتا ہے سکھوں کو اکثر محض اس شبہ میں گرفتار کیا جاتا ہے کہ ان کا مسلح علیحدگی پسند گروپوں سے تعلق ہے۔ مشتبہ افراد کے والدین، بھائیوں یا بہنوں کو متواتر من مانے طور پر گرفتار کر لیا جاتا ہے اور ان کے رشتہ داروں کے اتہ پتہ اور سرگرمیوں کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے ان پر تشدد کیا جاتا ہے۔ ایک ۱۷ سالہ لڑکی کو مبینہ طور پر پوچھ گچھ کے لئے پکڑا گیا اور پوچھ گچھ کرنے والوں نے اس کی آنکھوں پر پٹی باندھ دی اسے زدوکوب کیا اور اسکی عصمت دری کی۔ عورتوں کو محض اس وجہ سے گرفتار کیا جاتا ہے اور تشدد کا نشانہ بنایا جاتا ہے کہ وہ سکھ جنگجوؤں کو خوراک فراہم کرنے اور پناہ دینے سے باز رہیں۔ پولیس کی حراست کے دوران تشدد معمول بن چکا ہے اور متواتر یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ سیاسی قیدی حراست کے دوران تشدد کے نتیجے میں ہلاک ہو گئے ہیں۔ جیلوں میں گنجائش سے کہیں زیادہ قیدی ہیں اور کچھ نظربندوں کو چار برس سے آہنی بیڑیوں میں رکھا گیا ہے۔ رپورٹ میں گرفتاری کے بعد "لاپتہ" ہو جانے والے لوگوں کے ۱۷ کیس بیان کئے گئے ہیں تاہم دوسرے کیسوں میں جب رشتہ داروں نے حبس بیجا کی درخواستیں دائر کیں تو نظربندوں کا پتہ چل گیا۔

مسلح سکھ گروپوں کے سینکڑوں ارکان یا ہمدردوں کو مبینہ طور پر پکڑا گیا بعض اوقات ان پر تشدد کیا گیا اور پھر انہیں ہلاک کر دیا گیا۔ پولیس ایسی ہلاکتوں کو مسلح "مقابلوں" سے منسوب کرتی ہے۔ گو کہ عینی شاہدوں نے ہلاک ہونے والوں کو گرفتار ہوتے اور پولیس کی حراست میں دیکھا لیکن جب انہیں ہلاک کیا جاتا ہے تو شاذونادر ہی عینی شاہد موجود ہوتے ہیں۔ تاہم دیگر شواہد یہ نشاندہی کرتے ہیں کہ جب مسلح بغاوت کا سامنا ہو تو پولیس کا معمول ہے کہ وہ لوگوں کو عدالت میں پیش کئے بغیر ہلاک کرنے پر اتر آتی ہے۔ مثال کے طور پر ۱۹۸۹ میں پنجاب میں پولیس کے ڈائریکٹر جنرل نے ایک حکم جاری کیا جس میں "دہشت گرد/انتہاپسند" قرار دیئے گئے ۵۳ آدمیوں کا "صفایا" کرنے والوں کو مالی انعام دینے کا وعدہ کیا گیا تھا۔ بعدازاں ان میں سے کم از کم چھ آدمی پولیس یا سکیورٹی فورسز کے ساتھ نام نہاد "مقابلوں" میں ہلاک ہوگئے۔ پولیس نے بار بار ان لوگوں کے خلاف قانونی کارروائی کی کوششوں کو ناکام بنا دیا جن پر انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کا الزام تھا۔ گرفتار شدگان پر پولیس کے تشدد کے الزامات کی شاذونادر ہی تحقیقات کی جاتی ہے حتیٰ کہ جب تشدد کے ذمہ دار افراد کا پتہ بھی چلا لیا گیا۔ تب بھی ان کے خلاف مقدمہ چلائے جانے کا کوئی علم نہیں ہوا۔ گو کہ ۱۹۸۸ء میں سپریم کورٹ نے حکومت پنجاب کو حکم دیا تھا کہ وہ ۱۹۸۴ء اور ۱۹۸۵ء میں لدھا کوٹھی جیل میں قیدیوں پر تشدد کرنے والے ۲۱ پولیس افسروں کے خلاف الزامات کی "فرد جرم" عائد کرے لیکن اس حکم کے تعمیل کے ذمہ دار حکومت پنجاب کے سیکرٹری نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا۔ پولیس کے ڈائریکٹر جنرل نے اس بنیاد پر قانونی کارروائی کی مخالفت کی کہ ایسی کارروائی سے پولیس فورس کے حوصلے پست ہو جائیں گے۔ جہاں تک ایمنسٹی انٹرنیشنل کو علم ہے پنجاب میں کسی پولیس افسر کو انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کا مرتکب ہونے پر کبھی سزا نہیں دی گئی۔

قومی سلامتی کے متعلق خصوصی قوانین کے تحت گرفتار ہونے والوں پر انسانی حقوق کے تحفظ کے لئے قانونی تحفظات کا اطلاق نہیں ہوتا۔ پنجاب میں بیشتر نظربندوں کو دہشت پسند اور تخریبی سرگرمیوں (کے انسداد) کے ایکٹ کے تحت گرفتار کیا گیا ہے اس ایکٹ کی رو سے کسی شخص کو وسیع طور پر بیان کئے گئے جرائم کی تحقیقات کے لئے مقدمہ چلائے بغیر ہی ایک برس تک نظربند رکھا جا سکتا ہے۔ اس ایکٹ کے تحت گرفتار ہونے والوں پر بند کمرے میں مقدمہ چلایا جا سکتا ہے۔ اور یہ بوجھ ملزم پر ڈال دیا جاتا ہے کہ وہ اپنی بے گناہی ثابت کرے۔

دہشت پسند اور تخریبی سرگرمیوں (کے انسداد) کے ایکٹ کے تحت "دہشت گردی" یا "تخریبی سرگرمیوں" کا مرتکب پائے جانے والے کسی شخص کے لئے کم از کم ۵ برس قید کی سزا ہے۔ "تخریبی سرگرمیوں" میں بھارت کی خود مختاری یا علاقائی یکجہتی کے خلاف علیحدگی کے دعووں کے حق میں خیالات کا پرامن اظہار بھی شامل ہے۔ وکلاء نے ایمنسٹی انٹرنیشنل کو بتایا ہے کہ مذکورہ ایکٹ کی وسیع دفعات کی اس طرح تشریح کی گئی ہے کہ متشدد سیاسی جرائم سے قطعی غیر متعلق کارروائیوں (افعال) کو بھی اس میں شامل کر لیا گیا ہے۔ ایک پراپرٹی ڈیلر کو محض اس وجہ سے جیل بھیج دیا گیا کہ اس نے مذکورہ ایکٹ کے تحت گرفتار ہونے والے ایک شخص کو مکان کرائے پر دیا تھا۔ اس ایکٹ کے تحت مقدمات کی سماعت، منصفانہ سماعت کے بین الاقوامی معیاروں کے مطابق نہیں۔ بین الاقوامی شہری اور سیاسی حقوق کے کنونشن کے تحت، بھارت جس کا فریق ہے، بھارت کی جو رپورٹ پیش کی گئی حال ہی میں اس کے مطالعہ کے دوران انسانی حقوق کی کمیٹی کے کچھ ارکان نے ٹی اے ڈی اے (دہشت پسند اور تخریبی سرگرمیوں (کے انسداد) کے ایکٹ) کی بعض دفعات کو "تشویش ناک" اور "مکمل طور پر ناقابل قبول" پایا۔

ایمنسٹی انٹرنیشنل کو یقین ہے کہ جب تک بھارت کی حکومت انسانی حقوق کے تحفظ کے لئے فیصلہ کن اقدام نہیں کرتی پنجاب میں انسانی حقوق کی صورتحال مزید خراب ہوتی جائے گی۔ اس رپورٹ کے آخر میں ایسی متعدد سفارشات کی گئی ہیں جن کا مقصد ماضی میں ہونے والی انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کی تحقیقات کے لئے قابل عمل طریقہ کار کا تعین کرنا اور اور ایسی مزید زیادتیوں کو رونما کرنے سے روکنا ہے۔

اس رپورٹ میں مئی ۱۹۹۱ء میں ایمنسٹی انٹرنیشنل کی جانب سے جاری کی گئی ٦٢ صفحات پر مشتمل دستاویز "بھارت۔ پنجاب میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں، قانون کا جائز و ناجائز استعمال" (ایمنسٹی انٹرنیشنل انڈکس اے اے ایس ۹۱/۱۱/۲۰) کا خلاصہ پیش کیا گیا ہے مزید معلومات کے لئے یا اس معاملے پر کوئی کارروائی کرنے کے خواہشمند افراد کو مکمل دستاویز سے استفادہ کرنا چاہئے۔